بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کی نیت کے بغیر خریدے ہوئے جانور پر قربانی کی نیت کرنے کے بعد بیچنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید شرعی فقیر ہے، اُس نے ایک بکری خریدی تھی، اور خریدتے وقت اُس کی نیت قربانی کی نہیں تھی، بلکہ یہ ارادہ تھا کہ اُس سے دودھ حاصل کرے گا اور اُس کے بچے پالے گا۔ البتہ کچھ دن بعد زید نے یہ نیت کی کہ میں اس بکری کی قربانی کروں گا، اب وہ کسی ضرورت کی وجہ سے اُس بکری کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا زید کے لیے اُس بکری کو بیچنا جائز ہے، یا اُس بکری کی قربانی کرنا اس پر لازم ہے؟

نوٹ: زید نے مذکورہ بکری کی قربانی کی کوئی منت نہیں مانی تھی، بس ارادہ کیا تھا کہ اس کی قربانی کروں گا۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں زید پر اُس بکری کی قربانی کرنا شرعاً لازم نہیں ہے، لہذا وہ اُس بکری کو بیچ سکتا ہے، کیونکہ قوانینِ شرعیہ کے مطابق شرعی فقیر اگر جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت سے جانور خریدلے، تو اُس پر خاص اُسی جانور کی قربانی واجب ہوجاتی ہے، لیکن یہ وجوب اُس وقت ثابت ہوتا ہے جب خریداری کے وقت ہی قربانی کی نیت موجود ہو، اگر خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ ہو بلکہ بعد میں پیدا ہو، تو صرف بعد والی نیت سے قربانی لازم نہیں ہوتی۔ البتہ زید نے جو قربانی نیت کی تھی، ممکنہ صورت میں اُسے پورا کرنا بہتر ہے۔

فقیر کا قربانی کی نیت سے خریدا گیا جانور قربانی کے لیے متعین ہوجاتا ہے، چنانچہ علامہ مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: "الوجوب على الفقير بشرائه بنية الأضحية فتعينت" ترجمہ: فقیر پر (قربانی کا) وجوب اُس کے جانور کو قربانی کی نیت سے خریدنے کی وجہ سے ہوتا ہے، لہذا (جب قربانی کرنے کی نیت سے جانور خریدے گا، تو) جانور متعین ہوجائے گا۔ (الھدایہ، جلد4، صفحہ530، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

جانور خریدا اور خریدتے وقت اُس کی قربانی کی نیت نہیں کی، بلکہ بعد میں نیت کی، تو اس صورت میں قربانی لازم نہیں ہوگی، چنانچہ "فتاویٰ عالمگیری" اور "بدائع الصنائع" میں ہے: واللفظ للآخر "اشترى شاة ولم ينو الأضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك أن يضحي بها لا يجب عليه سواء كان غنيا أو فقيرا؛ لأن النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر" ترجمہ: کسی نے بکری خریدی اور خریدتے وقت قربانی کی نیت نہیں کی، پھر بعد میں اُس نے اُس کی قربانی کرنے کی نیت کرلی، تو اس پر قربانی لازم نہیں ہوگی، خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر؛ کیونکہ خریدتے وقت نیت موجود نہیں تھی، لہذا اس کا اعتبار نہیں۔ (بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ62، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : ”فقیر اگر بہ نیتِ قربانی خریدے تو اُس پر خاص اُسی جانور کی قربانی واجب ہوجاتی ہے ، **اگر جانور اس کی ملک میں تھا اور قربانی کی نیت کرلی یا خرید امگر خریدتے وقت نیتِ قربانی نہ تھی، تو اُس پر وجوب نہ ہوگا۔** (فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ 451، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : ”بکری کا مالک تھا اور اُس کی قربانی کی نیت کرلی یا خریدنے **کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی، بعد میں نیت کرلی، تو اُس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی۔** (بہار شریعت، جلد3، صفحہ 332، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جو نیت اللہ عزوجل کے لیے کی جائے، اسے پورا کرنا چاہیے، چنانچہ امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے سوال ہوا : ”ایک شخص نے وقت شروع کرنے روزگار کے، یہ خیال کرلیا کہ مجھ کو جو نفع ہوگا اس میں سولھواں حصہ واسطے اللہ کے نکالوں گا“ اس کے جواب میں فرمایا : ”صرف خیال کرلینے سے وجوب تو نہیں ہوتا جب تک زبان سے نذر نہ کرے، **ہاں جو نیت اللہ عزوجل کے لیے کی، اُس کا پورا کرنا ہی چاہیے۔**“ (فتاوٰی رضویہ، ج13، ص594، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-9994

تاریخ اجراء : 02ذوالحجۃالحرام 1447ھ/19 مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net